کتاب الترغیب فی الصلوٰۃ کے دو نادر قلمی نسخے

از:- نظام الدین احمد صاحب کاظمی رامپوری

الترغیب فی الصلوٰۃ ابو المظفر محمد شاہ معروف بہ سلطانی علاؤ الدین خلجی کے عہد حکومت میں تصنیف ہوئی۔ اس کتاب کے مصنف محمد بن احمد بن محمد الزاہد الملقب بالزین ہیں۔ کتاب کی تصنیف کے آغاز و انجام کے سنین کا انھوں نے دیباچہ یا ترقیمہ میں ذکر نہیں کیا، لیکن دیباچہ کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ... علاؤالدین خلجی (متوفی ۷ ماہ شوال ۷۱۵ھ) کے دور حکمرانی میں مرتب ہوئی جو ۶۹۵ھ سے شروع ہوکر شوال ۷۱۵ھ میں اس کی وفات پر ختم ہوئی۔

اس کتاب کی تصنیف و تالیف میں مصنف علیہ الرحمۃ نے ایکسو ساٹھ کتابوں سے مدد لی اور ان میں سے مشہور معتبر متعدد علوم و فنون کی ستاسی کتابوں کے نام مقدمۂ کتاب میں تحریر کئے ہیں جن سے ان کی وسعت نظر اور علمی تبحر کا اندازہ بخوبی کیا جاسکتا ہے۔ کتاب کی ترتیب اور ادراس کی جامعیت سے واضح ہوتا ہے کہ انھوں نے فقہ، اصول فقہ اور فتاویٰ کی متداول اور مستند کتابوں سے بھرپور استفادہ

کیا ہے۔لاریب کہ فاضل مصنف نے کتاب وسنت اور اجماعِ امت کی روشنی میں فرائض، واجبات، سنن ومستحبات، مکروہات ومنہیات، انواعِ طہارت اور امدادات وانجاس کے مسائل کو پوری تحقیق اور شرح وبسط کے ساتھ بیان کرکے ایک عظیم کام کیا ہے۔مقدمہ کتاب میں ماخذوں کا ذکر کرکے انھوں نے مصنفین کے لئے ایک روشن مثال قائم کی ہے جس پر زمانۂ ماضی میں بہت کم عمل ہوا لیکن عہد حاضر میں اس کا اہتمام ضروری سمجھا جاتا ہے اور کسی علمی کتاب کے مباحث ومطالب کی تصدیق کے لئے یہ کام مصنفین ومؤلفین کو کرنا ہی چاہیئے۔

اس مضمون میں جو معلومات پیش کئے جا رہے ہیں وہ بیشتر مقدمۂ ترغیب فی الصلوٰۃ سے ماخوذ ہیں اس لئے مقدمہ کی ضروری عبارت مصنف کے الفاظ میں نقل کی جاتی ہے۔:

"پس از تحمید باری تعالیٰ وتعظیم درود مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہمی گوید بندۂ ضعیف راجی رحمۃ اللہ الواحد محمد بن احمد بن محمد الزاہد وقاہ اللہ عن آفات العین الملقب بالزین کہ چوں بعضی از کتب اصول فقہ وفروع آں خواندم، پس بقرأتِ احادیث وتفسیر مشغول گشتم، در اثنا آنکہ بعضی از کتب احادیث وتفسیر خواندم، بدین حدیث رسیدم کہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ از رسول صلی اللہ علیہ وسلم روایت می کند۔ اول مایحاسب بہ العبد یوم القیامۃ بعد التوحید الصلوٰۃ فان اصلح فقد افلح وان افسد فقد خاب۔ یعنی اول حسابیکہ روز قیامت با بندہ کنند نماز باشد، چوں از عہدۂ نماز بیروں آمد از جملۂ فائزاں باشد کہ فقد فاز فوزاً عظیما واگر از عہدۂ نماز بیروں نتوانداآمد از زمرۂ خاسراں باشد کہ فقد خسر خسراناً مبیناً۔ ازیں جہت بفارسی در بیانِ نماز وشرائط آں پرداختم۔ ایں کتاب از صد وشصت کتاب معتبر جمع کردم وکتاب "الترغیب فی الصلوٰۃ" نام کردم وبرسہ قسم نہادم قسم اوّل در فرضیت نماز از بیان کتاب وسنت واجماع امت ودر بیان فرائض در

جبات وسنن ومستحبات وآداب ومکروہات ، ومنہیات ، قسم دوم دربیان انواع طہارت
قسم سوم دربیانِ احداث وانجاس وہر قسمے ازیں اقسام ثلثہ مفصل آوردوم وفہرست کتب
معتبرہ مشہورہ مع روایاتی کہ دریں مجموعہ آوردہ شد است۔ اسامی آں کتب این است
قدوری۔ شرح قدوری۔ منظومہ۔ شرح منظومہ۔ شرح خلائی۔ متفق۔ نافع۔ شرح نافع
یہ۔ فتاویٰ المسعودی۔ منافع۔ اصول فقہ۔ خلاصۂ فقہ۔ صلوٰۃ مسعودی۔ کیمیائے سعادت
حقائق سلمی۔ فتاویٰ صیرفی۔ مناقب العلوم۔ ملتقط کافی۔ ہدایہ فقہ۔ فتاویٰ ظہیری۔ فتاویٰ
تہ البلخی۔ فتاویٰ اوحدی۔ اوافی وشرح وافی۔ کنز۔ شامل علامہ بیہقی۔ جامع صغیر
سامی۔ جامع الصغیر خانی۔ کمصفی۔ فتاویٰ حجہ۔ ذخیرۃ الفقہ۔ اصول حسامی محیط۔
جامع الکبیر اوحدی۔ جامع الاصول۔ اصول بزدوی۔ منتخب۔ طحاوی۔ شرح طحاوی۔ استحسان
واقعات ناطقات۔ فتاویٰ کبریٰ۔ ملتقی البخاری۔ زاد الفقہاء۔ فتاویٰ سراجی۔ فتاویٰ خانی
حرمۃ الاسلام۔ نوادر الاصول۔ تاج الاسامی۔ فتاویٰ تجنیس۔ فتاویٰ النسفی۔ تہذیب۔ شرح
تہذیب۔ فروق نیشاپوری۔ عیون المسائل۔ فتاویٰ حسامی۔ فتاویٰ برہانی۔ فتاویٰ مرغینانی
کتاب السیر فوائد۔ جامع الصغیر المنابسی۔ نصاب الفقہ۔ فروق ناطقی۔ تحفۃ الفقہاء۔ فتاویٰ
عتابی۔ مختلف منظومہ۔ شرح علامہ کرخی۔ فقہ ابو اللیث۔ جامع اوحدی۔ جامع المضمرات
نقایہ شعبی۔ ینابیع۔ عمدۃ الفتاویٰ۔ ندۃ الکفی۔ جامع الصغیر عتابی۔ کفایہ بیہقی۔ نصاب الفقہ
سامی فی الاسامی۔ ہارونیات۔ لوامع البیان۔ ریاحین الاحادیث۔ تفسیر زاہد۔ احیاء العلوم
مشارق الانوار۔ تفسیر کنز المعانی۔ تفسیر امام زاہد۔ اگر کسی را چیزی دریں مسائل مشکلی شود بدین
نسخہ رجوع کنند واقف گردد انشاء اللہ وباللہ العصمۃ والتوفیق ۔۔۔ واز حضرت،
ذو الجلال، خداوند لایزال امید دارم کہ ثواب وبرکات ایں خیر بہ ایام سلطنت بادشاہ عالم
نواز و عالی گداز، سلطان سلاطین علاء الدولہ والدین، وارث ملک سلیمان ابو المظفر محمد شاہ
برسد، انشاء اللہ تعالیٰ۔ (ماخوذ از نسخہ مخطوطہ رضا لائبریری رامپور صفحہ ا تا صفحہ ۶)

مصنف علیہ الرحمۃ نے کتاب الترغیب فی الصلوٰۃ کے ماخذ و مصادر میں اکیو ساٹھ کتابیں بتائی ہیں جیسا کہ مقدمۂ کتاب کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے لیکن ان میں سے ننانوے کتابوں کے نام خاص طور پر لکھے ہیں اور ان کتابوں کو کتب مشہورہ معتبرہ" کہا ہے۔ ان میں سے متعدد کتابیں ایسی ہیں جو عرصۂ دراز سے نایاب ہیں۔ کتابوں کی مطبوعہ اور مہورفہرستوں (کیٹلاگس) سے ان کی موجودگی معلومہ کتب خانوں میں ثابت نہیں ہوتی، تاہم ترغیب فی الصلوٰۃ کے ماخذوں میں ان کا نام آجانے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مصنف ترغیب فی الصلوٰۃ کے عہد میں وہ مقبول و معروف کتابوں میں شمار ہوتی تھیں اور ان سے علماء و فقہا استفادہ کرتے تھے۔

کتاب الترغیب اور اس کے مصنف کے ذکر سے تذکروں کی کتابیں بالعموم خالی ہیں۔ "اخبار الاخیار" بھی جو ہندوستان کے مشائخ و علماء کا مشہور تذکرہ اور بے اس کے بعد لکھے گئے بیشتر تذکرے اس سے ماخوذ و مستفاد ہیں، اس باب میں خاموش ہے۔ "کشف الظنون" میں البتہ کچھ ذکر ملتا ہے لیکن وہ اتنا کم ہے کہ اس کی روشنی میں مصنف اور کتاب کے بارے میں کوئی سیر حاصل تبصرہ پیش نہیں کیا جا سکتا تاہم اس سے مصنف اور کتاب کا نام معلوم ہو جاتا ہے۔ کشف الظنون کی عبارت کا ترجمہ اور ماحصل درج ذیل ہے۔

"ترغیب الصلوٰۃ" محمد بن احمد الزاہد کی تصنیف ہے جو فارسی زبان میں اکیونکتابوں کی مدد سے مرتب کی گئی۔ اس کو مصنف نے تین اقسام میں ترتیب دیا ہے پہلی قسم نماز کی فرضیت کے بیان میں، دوسری قسم طہارت کے بیان میں اور تیسری نواقضِ وضو کے بیان میں ہے۔"

(کشف الظنون جلد اول صفحہ ۲۱۵ مطبوعہ مصر ۱۲۷۴ھ)

مصنف نے جن کتابوں سے اخذ و استفادہ کیا ہے ان کی تعداد کتاب الترغیب

فی الصلوٰۃ، کے مقدمہ میں ایجنو نساٹھ لکھی ہے، کشف الظنون میں صرف سو کتابیں بتائی ہیں۔ کتاب کا صحیح نام از روئے مقدمہ "کتاب الترغیب فی الصلوٰۃ" ہے لیکن صاحب کشف الظنون نے "ترغیب الصلوٰۃ" لکھا ہے۔ یہ دونوں اختلاف مقدمۂ کتاب کے مطابق قابل تصحیح ہیں۔

یہ مضمون سپرد قلم کرتے وقت کتاب الترغیب فی الصلوٰۃ کے دو عمدہ اور اہم ترین خطی نسخے راقم الحروف کے پیش نظر ہیں۔ ان میں سے ایک نسخہ رامپور کے مشہور کتب خانہ (رضا لائبریری) میں موجود ہے اور یہ دو جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس کی جدولیں مطلا ہیں خط نستعلیق ہے سنہ کتابت اور کاتب کا نام درج نہیں۔ اندازاً گیارہویں صدی ہجری کا مخطوطہ معلوم ہوتا ہے۔ دوسرا نسخہ جناب حکیم ظل الرحمان صاحب۔ (طبیہ کالج علی گڑھ) کے پرائیویٹ کلکشن میں ہے جو اپنی اعلیٰ کتابت، عمدہ کاغذ، دیدہ زیب طلائی جدولوں اور لوح کی وجہ سے بیش قیمت اور قابل قدر مخطوطہ ہے۔ یہ نسخہ بھی دو جلدوں میں ہے، کتابت کا سنہ اور کاتب کا نام اس میں بھی درج نہیں، غالباً بارہویں صدی ہجری کے اوائل میں لکھا گیا۔ بہت خوشی کی بات ہے کہ یہ دونوں مکمل نسخے ہندوستان میں موجود ہیں احقر نے ان کو بچشم خود دیکھا اور براہ راست استفادہ کیا ہے۔ مذکورہ دونسخوں کے علاوہ کوئی اور مکمل نسخہ علم میں نہیں۔ ان کی باہمی مطابقت سے ثابت ہوتا ہے کہ کتاب الترغیب فی الصلوٰۃ یقیناً محمد بن احمد بن محمد الزاہد الملقب با الزین کی تصنیف ہے جو سلطان علاؤ الدین خلجی متوفی ۷۱۵ھ کے عہد حکومت میں لکھی گئی۔ اور یہ وہی علاؤ الدین ہے جس کے متعلق مصنف نے بادشاہ عالم نواز وجاہل گداز اور سلطان سلاطین کے الفاظ مقدمۂ کتاب میں لکھے ہیں اور حضرت امیر خسرو اپنی مشہور کتاب "قران السعدین" میں اس کی مدح میں یوں رطب اللسان ہیں ؎

بازم رُخ زیبائی کسی درنظر آمد — عشق بدل افتاد و ہوائی بسر آمد
آن شاہ علاء الدین اسکندر ثانی — کز لشکرِ او زلزلہ در بحر و بر آمد
زیں پس نخورم ہیچ غمی خاصہ از چرخ — بر شاہ جہاں مژدۂ فتح و ظفر آمد
سلطانِ جہانگیر محمد شہ اعظم! — گز داد و دہش ہمچو علیؓ و عمرؓ آمد
از زلزلہ جیشِ تو دہلی زحدِ خویش — جنبید و زمیں بوسہ زناں پیشتر آمد

ان اشعار میں سلطان الشعراء امیر خسرو نے محمد شاہ علاء الدین خلجی کو اسکندر ثانی، سلطان جہانگیر کہا ہے اور داد و دہش میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت عمر فاروقؓ کے مماثل قرار دیا ہے۔ یہی نہیں اس مبالغہ آرائی سے بہت آگے بڑھ کر یہ بھی کہا ہے ؎

جہاں ازیں دو محمد گرفت رتبت و جاہ
یکی محمدِؐ مرسل، دوم محمد شاہ

سیر المتاخرین اور مفتاح التواریخ وغیرہ کے بیانات سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ شیخ شرف الدین بو علی قلندر پانی پتی کا مرید تھا اور سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیا سے بھی بہت عقیدت رکھتا تھا چنانچہ خانقاہ سلطان المشائخ میں "مسجد علائی" اسی نے تعمیر کرائی تھی جو بزبانِ حال اب بھی اسلامی شان و شوکت اور علائی حسنِ عقیدت کی ترجمانی کرتا ہے۔

نزہتہ الخواطر کے مؤلف مغفور نے محمد بن احمد بن محمد الزاہد کے تعارف میں جو سطور قلمبند کی ہیں وہ ذیل میں درج ہیں:-

"الشیخ الصالح محمد بن احمد بن علی بن آل احمد مودود چشتی الدھلوی المشہور بمحمد الزاھد کان من نسل الشیخ قطب الدین

مودود چشتی رحمہ اللہ ولد ونشار بدار الملک دہلی واخذ عن ابیہ
عن جدہ وعلم جرا واخذ عنہ الشیخ رکن الدین مودود النہروالی
الگجراتی وبہا الطریقۃ الوحیدۃ فی الہند تتصل علیٰ مشائخ چشت
بغیر واسطۃ الشیخ معین الدین حسن السنجری الاجمیری رحمۂ اللہ

نزھۃ الخواطر کی یہ عبارت اگرچہ مختصر ہے۔ اس میں محمد بن احمد بن محمد الزاہد کا سال ولادت اور وفات مذکور نہیں، ان کا عہد اور عمر بھی متعین نہیں، نہ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کتاب الترغیب فی الصلوٰۃ یا کسی اور کتاب کے وہ مؤلف ومصنف ہیں، باایں ہمہ یہ چند سطریں بہت مفید اور کارآمد ہیں۔ ان کے پڑھنے سے ہمارے علم میں یہ اضافہ ہوا کہ محمد بن احمد بن محمد الزاہد ومصنف کتاب الترغیب فی الصلوٰۃ، شیخ قطب الدین مودود چشتی کی نسل سے تھے۔ ان کا مولد ومنشا، دہلی ہے اور انھوں نے طریقۂ چشتیہ مودودیہ اپنے اَب وجَد سے اخذ کیا۔ ان کا یہ سلسلۂ طریقت ہندوستان میں واحد سلسلہ ہے جو حضرت خواجہ معین الدین چشتی سنجری، اجمیری کے واسطہ کے بغیر مشائخ چشت سے ملتا ہے اور شیخ رکن الدین نہروالی، گجراتی طریقۂ چشتیہ مودودیہ میں ان کے مرید تھے۔

(نزہۃ الخواطر جلد دوم صفحہ ۱۲۲)

ان معلومات کی روشنی میں وثوق کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ نزھۃ الخواطر میں جن بزرگ کا ذکر خیر محمد بن احمد بن محمد الزاہد کے نام سے کیا گیا ہے، یہی مصنفِ کتاب الترغیب فی الصلوٰۃ ہیں اور اس نام کی پوری مطابقت اُس نام سے ہوتی ہے جو مقدمۂ کتاب میں خود مصنف نے لکھا ہے۔

راقم السطور نے ایک مختصر مضمون جون ۱۹۷۶ء کے ماہنامہ "برہان" میں تفسیر کاشف الحقائق وقاموس الدقائق" سے متعلق پیش کیا تھا، اس مضمون میں کتاب کے مقدمہ کے بیان کے مطابق مصنف کا نام محمد بن احمد بن محمد الشریجی الکندی ثم التھانیسری ثم الگجراتی، ظاہر کیا تھا اور دوسرے مضمون نگار حضرات کو اس باب میں جو غلط فہمیاں تھیں ان کا ازالہ کیا تھا۔ اب ترغیب فی الصلوٰۃ سے متعلق ضروری معلومات فراہم کرنے کے سلسلہ میں کچھ ایسے قرائن وشواہد بعض تذکروں میں ملے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ کتاب الترغیب فی الصلوٰۃ اور تفسیر کاشف الحقائق، دونوں ایک ہی مصنف کی مایۂ ناز تصنیفیں ہیں۔ انشاء اللہ العزیز آئندہ مضمون میں اس کی صراحت ماہنامہ برہان، میں پیش کی جائے گی۔

تاریخ ردّہ

مؤلفہ ڈاکٹر خورشید احمد خاں فارق

خلیفۂ اول حضرت ابوبکر صدیقؓ کے عہد کی بغاوتوں اور فوجی سرگرمیوں کی مفصل ترین تاریخ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے عربوں میں خلافت سے بغاوت کا ایک سیلاب آگیا اور ہر طرف سے عربوں نے زکوٰۃ روک لی یا مرتد ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محصل زکوٰۃ اور معلم اپنے اپنے صدر مقاموں سے بھاگ آئے ان حالات وواقعات کا کس پامردی سے حضرت ابوبکرؓ نے بلا کسی جھجک اور خوف کے مقابلہ کیا وہ آپ ہی کا حق تھا۔ اس کتاب میں اسی بغاوت وسرکشی کی پوری تفصیل بیان کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ کس طرح حضرت ابوبکر نے اس بغاوت کو فرو کیا ہے

صفحات ۱۸۸ سائز ۲۰×۲۶/۸ قیمت -/۸ مجلد -/۱۲ روپیہ